بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

REGD. No. P. 67

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۹   شمارہ ۱۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ رامان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۱۸رامان کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۴ رامان۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مورخہ ۲۱رامان کو علی الصبح پاسپورٹ پر مع اہل وعیال ربوہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

★— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★— مقامی طور پر تعلیم الاسلام ہائی سکول ونصرت گرلز ہائی سکول میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ جو ماہِ رواں کے آخر میں ختم ہو جائیں گے۔ مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات ماہ شہادت (اپریل) کے نصفِ اوّل میں شروع ہو رہے ہیں۔

۱۷ رمحرم الحرام ۱۳۹۰ھ   ۲۶ رامان ۱۳۴۹ ہش   ۲۶ رمارچ ۱۹۷۰ء

یومِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک تقریب پر

قادیان دارالامان میں پُرعظمت وباوقار جلسہ

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے قادیان

قادیان ۲۲ رامان (مارچ)۔ زیرِ انتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوُا۔ جس کی کارروائی ٹھیک نو بجے صبح محترم حضرت بھائی الٰہ دین صاحب کی صدارت میں آغاز پذیر ہوئی۔ عزیزم نور الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد صدر محترم نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے انعقاد کی غرض وغایت پر مختصراً روشنی ڈالی۔ ازاں بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے

اقوامِ عالم کا موعود

کے زیرِ عنوان کی۔ مقرر نے ضرورتِ زمانہ کے مطابق بعثتِ انبیاء سے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ کا ذکر کرنے کے بعد از روئے قرآن کریم ثابت کیا کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ آئے جنہوں نے اپنے اپنے وقت کی اصلاحی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ اپنی اپنی قوم کو ایک موعودؑ مصلح کی بابت بھی اطلاع دی۔ مقرر نے اس ضمن میں مختلف انبیاء علیہم السلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تمام پیش خبریاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں کمال خوبی کے ساتھ پُوری ہوتی ہیں لہٰذا آپؑ ہی موعودِ اقوامِ عالم ہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے زیرِ عنوان

۲۲ رمارچ کا تاریخی دن

کی۔ فاضل مقرر نے اس مبارک دن کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی ارشاد کی تعمیل میں بمقام لدھیانہ صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر افرادِ جماعت سے بیعت لینے کا آغاز فرمایا۔ اسی ضمن میں موصوف نے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی بیان فرمودہ دس شرائطِ بیعت بھی پڑھ کر سنائیں۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے بعنوان

سیرتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی۔ موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھا۔ اس موقعہ پر مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے دو روشن پہلوؤں یعنی دوستوں پر شفقت اور غیروں سے محبت وہمدردی پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔ موصوف نے اپنے موقف کو واقعاتی طور پر ثابت کیا۔

ازاں بعد اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں

کے عنوان سے کی۔ موصوف نے اپنی تقریر کی ابتداء میں بتایا کہ سچا مذہب اپنی صداقت کے نشانات خود پیش کرتا ہے۔ وہ نشانات مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جن میں قبل از وقوع کسی بات کی خبر دینا اور عین وقت پر اُس پیش خبری کا پُورا ہونا بھی شامل ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار پیش خبریوں سے نوازا وہاں موجودہ زمانہ میں بھی اِسلام کی زندگی وصداقت کا ثبوت دینے کے لئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو کئی پیشگوئیوں سے اطلاع دی۔ موصوف نے اس ضمن میں عبداللہ آتھم۔ ایگزنڈر ڈوئی۔ پنڈت لیکھرام، شہزادہ دلیپ سنگھ۔ طاعون اور دیگر بہت سے امور سے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کے مطابق موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی انتہائی عبرتناک حالت اور اس کا ازالہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی بعثت پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب ومقام سے متعلق خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات کو پیش کرتے ہوئے موصوف نے ثابت کیا کہ حضرت اقدس علیہ السلام تمام انبیائے گذشتہ کے مثیل تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں سرشار ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فنافی الرسولؐ

(باقی دیکھیں صک پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پیروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر امان ۱۳۴۹ ہش

مالی سال کا آخری مہینہ

بدر کی گزشتہ اشاعت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر تبلیغ (فروری) شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے واضح فرمایا ہے کہ جماعت کا مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے جماعتیں اس طرف پوری اور فوری توجہ دیں۔ حضور نے احباب جماعت کو ہر آن چوکس اور بیدار رہ کر اپنے وعدوں کے پورا کرنے اور بجٹ کے مطابق مالی جہاد میں حصہ لینے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی اس کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مالی جہاد میں جو ہم حصہ لیتے ہیں تو اس میں کوئی نفسانی غرض شامل نہیں ہے۔ صرف اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر رکھتے ہیں تا اس کی توحید دُنیا میں قائم ہو۔ تا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گڑ جائے۔ اور اپنے محسنِ اعظمؐ کو یہ دُنیا پہچاننے لگے۔ اور یہ فریضہ آج صرف جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آج کی دُنیا اس پر شاہد ہے۔

پس اس عظیم الشان ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اور اس لئے کہ ہم اس کے بدلہ میں ان عظیم الشان بشارتوں کے بھی وارث بنیں جو بشارتیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں دی گئی ہیں۔ ہمیں ہر آن چوکس اور بیدار رہ کر باقاعدگی کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے بجٹ کے مطابق مالی جہاد کے نتائج نکالنے چاہئیں۔

جہاں ہم اپنے اوقات کو اور اپنی عزتوں کو اور اپنے دماغوں کو اور اپنے آراموں کو اور اپنی اولادوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ وہاں ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ اپنے اموال کو بھی اسی کی راہ میں پیش کریں۔

خدا کرے کہ ہماری یہ پیشکش اسی کے حضور قبول ہو اور اس کی مقررہ جزا کے ہم وارث ٹھہریں۔ اور اس کے پیار کو ہم پائیں۔"

(بدر ۱۹ر مارچ ۱۹۷۰ء ص۶)

احباب جانتے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ مئی (ہجرت) تا ماہ اپریل (شہادت) مقرر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رواں مالی سال کے تمام ہونے میں اب تو صرف ایک ماہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ جن دوستوں کے ذمہ صدر انجمن احمدیہ کے کسی چندہ کی کوئی رقم قابلِ ادا ہو انہیں زیادہ مستعد اور زیادہ چوکس ہو جانا چاہیئے۔

ہندوستان کی حد تک خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اپنے اخلاص اور دینی محبت کے نتیجہ میں ایک اچھا اور قابلِ تحسین نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن جو کام ہمارے سامنے ہے اس کی وسعت اور اہمیت کا جب ادنیٰ سا تصور بھی کیا جاتا ہے تو اپنی کم مائیگی اور تنگ دامنی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ سوائے خدائے قدوس کی غیر معمولی رحمت اور اس کے بے پایاں فضل کے اس کام کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ درست ہے کہ ہر رُوحانی جماعت پر مکی اور مدنی دونوں طرح کے دَور آتے ہیں۔ مکی دَور میں ان کی رفتار بہت دھیمی اور نا قابلِ ذکر سی ہوتی ہے۔ مگر یہی دَور زیادہ جد و جہد اور زیادہ قربانیوں کے پیش کرنے کا ہوتا ہے۔ اور جو کوئی بھی اس دَور کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اخلاص اور قربانی کے معیار کو بڑھاتا چلا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا وارث بھی وہی بنتا ہے۔ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ (سُورہ حدید آیت ۱۱) تم میں سے فتح مکہ سے پہلے جس نے انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ لیا اس کے ہم پلہ اور ہم مرتبہ وہ لوگ ہرگز نہیں ہو سکتے جو اس دَور کے بعد قربانیوں کے میدان میں نکلے۔ فرماتا ہے أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً۔ یہ لوگ بہر حال قربِ الٰہی میں نسبتاً زیادہ پُرعظمت درجہ رکھتے ہیں۔

اِس وقت ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ ہمارا پختہ ایمان اور پورا یقین ہے کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے جب ایک بڑے حصۂ دنیا کو اس کام کی اہمیت کا احساس ہو جائے گا۔ جس کے لئے جماعتِ احمدیہ اپنے وسائل کے مطابق اس وقت جد و جہد کر رہی ہے۔ اور سیدنا حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطبہ میں مختصر مگر جامع طریق پر ذکر فرمایا ہے۔ بے شک اندرونِ ملک میں ہوش رُبا گرانی اور اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ متوسط درجہ کے باشندوں کے لئے بجائے خود ایک مسئلہ ہے۔ لیکن جماعتی ضروریات بھی ایسی ہیں کہ انہیں کسی صورت میں پسِ پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیونکہ ان کے ساتھ جماعتی زندگی اور ایمان کی سلامتی وابستہ ہے۔ اس ساری پیچیدہ صورتِ حال کا ایک ہی حل ہے۔ جسے رُوحانی حل کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ؎

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

جماعت کا ہر شخص اپنے قربانی کے معیار کو اور بلند کرے۔ اور اپنے ساتھ اپنے کمزور بھائی کو بھی لے کر چلے۔ اُسے بھی نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تیز قدم اٹھانے کی ترغیب دیتا رہے۔ خدا کی راہ میں دینے کا نتیجہ خدائی برکتوں اور فضلوں کے دروازے اپنے پر کھولنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اور کون مخلص احمدی ہے جو اس کی تمنا اور خواہش نہ رکھتا ہو۔

جماعتی چندوں میں سُستی یا ان میں کسی طرح کی تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ جو عملی پروگرام جماعت کی طرف سے تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے بنائے ہوئے ہیں ان میں تاخیر اور کمی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی بھی مخلص احمدی کا ضمیر اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ جس اہم کام میں جماعت کو ساری دنیا میں ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے، اُس پر کسی طرح کا حرف آئے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ قطرہ قطرہ می شود دریا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ احبابِ جماعت کی پُرخلوص قربانیوں کے نتیجہ میں خدا کے فضل و کرم سے جماعت وہ کام کر رہی ہے جس کی دُنیا کو اس وقت بے حد ضرورت ہے۔ اور اس کے نیک ثمرات میں سبھی افرادِ جماعت برابر کے شریک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جو شخص کوئی پھلدار درخت لگاتا ہے، بڑا ہونے پر اس درخت پر اگر جانور آکر بیٹھتے ہیں، اس کا گرا ہوا پھل کھاتے ہیں، اُس کے سایہ میں جاندار آرام کرتے ہیں تو یہ سب نیکیاں ہیں جو درخت لگانے والے کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں ـــــــ اور کیا خیال ہے اسلام اور احمدیت کے شجرۂ طیبہ کی آبیاری کے بارے میں جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ اور اس کے گھنے سایہ میں اقوامِ عالم کے لئے روحانی آرام اور راحت کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور اُس کے شیریں ثمرات حیاتِ ابدی دلانے والے ہیں!!

پس مالی سال کے تمام ہونے سے پہلے پہلے حضرت امام عالی مقام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ضروری ہے کہ ان سب وعدوں کو پورا کر دیا جائے جو جماعتی چندوں اور مالی جہاد سے متعلق کر رکھے ہیں۔ تا ایک طرف دینی خدمات کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی دقت پیش نہ آئے اور خدائی نصرت و تائید سے ہر کام دن بدن وسعت پذیر ہوتا چلا جائے تو دوسری طرف چندہ دینے والے مخلصین کے لئے بھی حسنِ ثواب اور نیک عاقبت کا موجب ہو ـــــ آمین۔

ایک خواب

جناب کیپٹن عبد السلام خان صاحب پائلٹ چالنا ابن جناب مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائٹ لاہور لکھتے ہیں:۔

"آج سترہ اور اٹھارہ فروری ۱۹۷۰ء کی درمیانی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے بڑے پیار اور زور سے بھینچ کر گلے لگایا ہے۔ حضور کے گلے لگانے کے ساتھ ہی میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ کا نُور میرے اندر سرایت کر رہا ہے۔

حضور کے معانقہ کے ساتھ ہی میں ایک عجیب قسم کی اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہوں مجھے حضور ایدہ اللہ کا قد حضور کے اصل قد سے بہت بڑا معلوم ہو رہا ہے اور ایک عجیب نورانی فرحت برسا رہا ہے۔ جس کو میرا جسم جذب کر رہا ہے۔ اور میں اس معانقہ کے بعد ایک ایسی رُوحانی بلندی اور روحانی تازگی اور سرور محسوس کرتا ہوں جس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔" عبد السلام خان

اسلام و ورثۂ فلسطین

فلسطین پر مسلمانوں کے دائمی غلبہ کی بشارات

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

قسط نمبر ۳

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے فلسطین کی واپسی کی یقین دہانی

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیروں میں ۱۹۶۷ء والے حادثہ اور ملکِ فلسطین کے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جانے سے بہت پہلے مسلمانوں کو قطعی یقین کے ساتھ قرآنِ کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں سے خبردار کر دیا تھا اور ان کو کھول کر بتا دیا تھا کہ یہود کا ملکِ کنعان پر اجتماع عارضی ہے مسلمان ضرور آخرکار اس پر غالب آجائیں گے اور ان کا یہ غلبہ آخری اور دائمی ہوگا۔ مگر یہ غلبہ و قبضہ ان کو اس وقت ہی مل سکے گا جبکہ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر لیں گے۔ اور اپنے آپ کو عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا مصداق بنائیں گے

آپ نے دو تفسیریں لکھی ہیں۔ مفصّل تفسیر کا نام تفسیرِ کبیر ہے اور مختصر تفسیر کا نام تفسیرِ صغیر ہے۔ آپ نے ان دونوں میں اس بارہ میں قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث کے تحت جو تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ اس جگہ قارئینِ کرام کی آگاہی کے لئے درج کر دیتے ہیں تا ان کی ناامیدی امید سے اور یاس آس سے بدل جائے اور وہ اسے یاد کر کے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں

واپسیٔ فلسطین کے متعلق قطعی فیصلہ قرآن کریم اور بائیبل کی پیشگوئیاں و بشارات

آپؓ نے تحریر فرمایا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا:۔

"صادق زمین کے وارث ہوں گے
اور اس میں بسے رہیں گے اور سلامتی
اور شادمانی سے رہیں گے"

(زبور ۳۷ : ۲۹)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی فرمایا ہے۔ فرماتا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ۔ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۂ انبیاء ۱۰۶ تا ۱۰۸) یعنی ہم نے زبور میں کچھ شرائط بیان کرنے کے بعد یہ بات لکھ رکھی ہے کہ ارضِ مقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ اس میں عبادت گزار بندوں کے لئے ایک پیغام ہے اور ہم نے تجھ کو اے نبی ساری دنیا کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مطلب یہ کہ بائیبل میں جو یہ پیشگوئی تھی کہ خدا کے صرف نیک بندے ہی ارضِ مقدس میں رہیں گے اس سے کوئی اس وقت دھوکا نہ کھائے۔ جبکہ آئندہ زمانہ میں بنی اسرائیل اس ملک پر غالب آجائیں گے اور اسے مسلمانوں سے چھین لیں گے۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑے گا تو پھر خدا کے نیک بندے اس ملک پر غالب آجائیں گے۔ اس لئے فرماتا ہے کہ عبادت گزار بندوں کے لئے اس میں ایک پیغام ہے۔ یعنی تو مسلمانوں کو ہشیار کر دے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس ملک پر قابض ہو جائیں گے اس لئے یہاں عابدین کا لفظ حضرت داؤد علیہ السلام کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا ہے اور بتایا ہے کہ میرے بندوں کو کہہ دے کہ ہشیار ہو جاؤ اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو

نیکی تقویٰ اور صلاحیت کی شرط

اللہ تعالیٰ پھر یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ پھر عبادت گزار بن جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آجائیں گے اور انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب زمانوں کے لئے رحمت ہیں اور آپ کا زمانہ اس وقت تک ختم نہیں ہو جاتا جب بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہوں۔ بلکہ اس کے بعد بھی وہ زمانہ ہے جس کے لئے آپ رحمت ہیں۔ پس مسلمانوں کو اس وقت مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس وقت دوبارہ رحمتِ الٰہی جوش میں آجائیگی اور مسلمان دوبارہ ارضِ فلسطین پر غالب آجائیں گے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس سے سبق لیں۔ اگر وہ فلسطین چاہتے ہیں تو نیک بنیں۔ بیشک آخری ایام میں ایک دفعہ پھر یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر ان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے۔ اس کے ساتھ تعلق ان کو گھاٹے میں نہیں ڈالے گا اور یہود پھر کبھی فلسطین میں داخل نہ ہوں گے" (تفسیر کبیر جلد ۵)

پھر فرمایا:۔

"قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

(سورۃ الانبیاء ۱۱۳)

یعنی اوپر والی وحی کے آنے پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اے ربّ تو حق کے مطابق فیصلہ کر دے اور فرمایا ہمارا رب تو رحمٰن ہے۔ اے کافرو! تم جو باتیں کرتے ہو ان کے خلاف تو اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔

واپسی کے متعلق دعائے مقبول

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کرا دی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے۔ اور ان کی صداقت ثابت کر دے

پس ہمیں یقینِ کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی ردّ نہیں ہوگی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دیگا نہ امریکہ"

(تفسیر صغیر)

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"دیکھو حدیثوں میں یہ پیشگوئی آتی ہے حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا۔ اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان! خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے۔ اس کو مار

حدیث میں ملکِ کنعان کی فتح کی بشارات

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہونگے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کے چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔

پس عارضی طور پر ایسی لئے کہنا ہوں کہ اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کا حکم موجود ہے مستقل طور پر تو فلسطین عبادی الصالحون کے ہاتھ میں رہنا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے اٹیم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگالے"

(تفسیر کبیر جلد ۴)

فلسطین پر یہود کا قبضہ عارضی ہے

فرماتے ہیں کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی کی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کو ملکِ فلسطین سے نکالا جائیگا۔ اور یہود واپس آئینگے اور ان کا یہ قبضہ عارضی و وقتی ہوگا باقی رہا یہ کہ پھر عبادی الصالحون کے ہاتھ میں کس طرح رہا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا۔ لازماً اس عارضی وقفہ کے بعد پھر مسلمان فلسطین میں حاکم بادشاہ بنیں گے۔ اور یہود وہاں سے نکالے جائیں گے اور مسلمان پھر ان او

اور امریکہ اور روس وغیرہ کی مدد سے قائم کئے گئے تمام نظام کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور یہ سب کام کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ مسلمانوں کو دے گا۔"

(ملخصاً از تفسیر کبیر جلد ۴)

انقلاباتِ زمانہ

پیارے بھائیو! یہ درست ہے کہ یہود کی حکومت اپنی ذلت و نکبت میں تمام دنیوی اقوام و حکومتوں سے پیش پیش ہے اور وہ معاملات کے لحاظ سے ظالم ترین قوم ہے۔ اور اس بات پر فلسطین میں اس کے شدید مظالم اور بلاد عربیہ پر اس کے ظالمانہ حملے شاہد ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ مغربی دجالی طاقتیں اس کی پشت پناہ ہیں۔ مگر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ خدا تعالیٰ نے اپنا موعود مامور بھیج دیا ہے۔ اور آپ کے لئے دینی اور دنیوی برکات کے دروازے کھول دئے ہیں۔ آپ کی آخری فتح اور غلبہ کے لئے حالات میں اب تبدیلی پیدا ہونا ضروری ہے۔ ایسے حالات کا آنا بھی لازمی تھا۔ ان کے بغیر قوم میں بیداری محال تھی۔ اور خرابِ غفلت کا ازالہ ناممکن۔

حفاظتِ اسلام کا خدائی وعدہ

بھائیو! اسلام اللہ تعالیٰ کا سچا دین ہے۔ اور اس کی حفاظت کا وعدہ اس نے خود دے رکھا ہے۔ اس نے اسکی نشأۃ ثانیہ اور آخری غلبہ کی بشارت دی ہوئی ہے۔ اور اسے اپنے مامور کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اُس وقت کے آنے سے قبل کئی قسم کے اتار چڑھاؤ آنے بھی ضروری تھے۔ مسلمانوں کا زوال بھی مقدر تھا اور پھر اس کے بعد ان کا عروج بھی مقدر ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے بدء الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء (مشکوٰۃ)

پس اس حدیث کا پورا ہونا بھی مقدر تھا جس طرح اسلام کے زوال کی خبر پوری ہو گئی ہے۔ اسی طرح اس کے عروج کی پیشگوئی اور وعدہ بھی یقیناً پورا ہوگا۔ جس طرح اسلام کے ابتدائی دور کے عروج کو محمد رسول اللہ صلعم جیسی عظیم الشان ہستی کی ضرورت تھی اسی طرح اس کے دوبارہ عروج کے لئے بھی ایک عظیم الشان مثیل محمد صلعم کی ضرورت ہے سو وہ آ گیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اسلام کو وہ عروج ضرور حاصل ہوگا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ زوال مسلمانوں کی دینی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے جو مسلمانوں کو پہنچنا ضروری تھا۔ اب اس کے بعد اسلام

کے عروج کا زمانہ آنے والا ہے

آخری فیصلہ غلبۂ اسلام و فتح احمدیت ہے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی اور فرمایا ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورہ صف) کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسے سب ادیان پر غالب کر دے

سب مسلمان جانتے ہیں کہ اسلام کو یہ مذکورہ غلبہ ظاہری طور پر پہلے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ نہ اس کے سامان تھے۔ اور مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسے حاصل ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (تحفہ گولڑویہ ص ۵)

پھر فرمایا:-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا..... اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵)

عظیم الشان عالمگیر روحانی انقلاب کی پیشخبری

فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی

اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا.....

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تذکرہ ص ۶۶۸)

ایسے ہی فرمایا:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام ص ۱۱)

مسلمانوں کیلئے حصولِ کامیابی کے ذرائع

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان کیا تدابیر اختیار کریں کہ وہ وعدہ الٰہی جلد پورا ہو اور وہ فلسطین پر غالب آ جائیں۔ سو اس کے لئے یاد رہے کہ مسلمانوں کے سامنے دو ہی طریق ہیں۔ روحانی اور مادی

روحانی ذرائع صبر، صلوٰۃ، تقویٰ، تعلق باللہ

۱- وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عین ضرورت زمانہ کے وقت اٹھنے والی آواز پر لبیک کہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت اختیار کریں اور كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ پر عمل پیرا ہوں اور سچے عباد اللہ بنیں۔ اپنی اصلاح کریں۔ منحوس حالت کو ترک کریں۔ اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق استوار کریں۔ تقویٰ اور سچا ایمان ہی موجب انقلاب ہے جب تک حقیقی ایمان اور اسلام ان کے اندر پیدا نہ ہو۔ نام کا اسلام اور رسمی اسلام کچھ کام نہ آئے گا۔

۲- وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ پر عمل کریں۔ صبر یعنی استقلال اور روزہ اور صلوٰۃ یعنی نمازوں اور دعاؤں میں لگ جائیں ان پر زور دیں۔ خدا کے آگے گڑگڑائیں۔ آہ و زاری کریں صدقہ و خیرات بکثرت دیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے غضب کو مٹانے والی چیز ہے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور اس سے استمداد کریں اور ہر دم اس کی طرف جھکیں اور اس کے آستانہ پر گرے رہیں۔

عملی جدوجہد

عملی جدوجہد اختیار کریں یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دیں اور اس کے لئے عالمگیر تبلیغی مہم چلائیں

اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی یہود کی طرح افضل الامم قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (آل عمران) یعنی اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اس لئے تم خیر امت ہو جس کو لوگوں کی ہدایت اور بہبود کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو نیکی کی طرف بلاؤ اور برائیوں سے بچنے کی ان کو تاکید کرو۔ یہی تمہارا حقیقی کام ہے۔

دعوتِ اسلام کی عالمگیر مہم

اگر مسلمان آج خود تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ کی صف میں حقیقی طور پر داخل ہوتے تو اس ارشاد کے تحت اہل کتاب کو الحاد اور ضلالت کی تاریکیوں سے نکالنے کے لئے تبلیغ و اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم چلاتے مگر افسوس ہے کہ اہل ایمان کہلاتے اور اپنے آپ کو خیر امت قرار دیتے ہوئے مسلمانوں نے اپنے آپ کو دائرہ فرائض سے بہت دور پھینک دیا ہے حالانکہ یہی بات ان کی فتح و غلبہ کا بڑا ذریعہ ہے اس کے بغیر ان کو حقیقی طاقت حاصل ہونا ناممکن ہے۔ مسلمانوں نے اس کام کو ترک کر کے ایک طرف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو سہیڑ لیا ہے اور دوسری طرف اپنی طاقتوں کو کمزور کر لیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو یہود والی ذلت اور مسکنت و نکبت کا شکار بنا لیا ہے جس کا ثبوت ان پر حالیہ اسرائیلی فتح و غلبہ ہے۔ وہ ایک مغضوب قوم سے مار پر مار کھا رہے ہیں اور ذلت پر ذلت برداشت کر رہے ہیں۔ ان میں اس کا ازالہ کرنے کی بھی ہمت و طاقت نہیں۔

آخر یہ بات سوچنے کے لائق ہے کہ خدا نے ان سے مقابلہ کی طاقت و قوت کیوں چھین لی ہے۔ کیا یہ بات تو نہیں کہ وہ بھی یہود نے موقف کو اختیار کر کے اور ان کا بُرا ورثہ لے کر خدائی برکات و انعامات سے محروم اور ذلت و مسکنت کے مستحق بن چکے ہیں اگر مسلمان اپنے اس اوّلین فرض کو اختیار کر کے اس پر کاربند ہو جائیں تو وہ دیکھیں گے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں حالات کس طرح اپنا رُخ بدلتے ہیں اور ان کی ساری مشکلات کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے کافور اور هباءً منثوراً ہو جاتی ہیں یہی کام مسلمانوں کی جملہ مشکلات کے ازالہ اور ذلت و نکبت کو دور کرنے اور کامیابیوں سے انہیں ہمکنار کرنے اور فتح و غلبہ اور عروج دلانے کا حقیقی ذریعہ ہے یہ ذرائع دینی اور دنیوی دونوں قسم کی برکات کے حصول کا باعث ہیں۔ اور یہی کام ان کے حقیقی ایمان و اسلام کا ثبوت ہوں گے۔

(باقی آئندہ)

آخری قسط

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیروں کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق آپ کی سیرت کے پہلو

تقریر برجلسہ سالانہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مظفرپور

قادیان کے غیرمسلموں کا مقدمہ

میرے دوستو! وہ دن احمدیوں کیلئے بڑے ابتلاؤں کے دن تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں کتنے احمدی گھر سے بے گھر اور زر سے بے زر ہوئے۔ وطن سے بے وطن اور احمدیت کی خاطر بڑی بڑی تجارتوں اور ملازمتوں سے دستبردار ہونا پڑا اور ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں پیش کر کے لوگ پروانہ وار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد جمع ہو رہے تھے۔ اور بعض دور دور سے اپنے وطنوں اور اہل و اقارب کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ انہی میں سے سید احمد نور صاحب کابلی اور ان کے بھائی تھے۔ جو کابل سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت حاصل کر کے اپنا مکان تعمیر کرنا شروع کیا تو بعض غیرمسلموں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور دونوں بھائیوں کو خوب پیٹا۔ یہ سب کچھ مرزا امام الدین صاحب وغیرہ کی انگیخت پر ہوا کرتا تھا۔ اسی کشاکش میں ایک برہمن بالا رام کو بھی چوٹ آگئی اور اس کی پیشانی سے خون نکل آیا حضرت اقدس کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا:-

"باہم صلح اور سمجھوتا کرا دینا چاہئے جس طرح بھی ہو"

حضورؑ کے خدام کرامؓ نے بڑی کوشش کی لیکن جس کی پیشانی سے خون نکل آیا تھا اس نے لوگوں کی انگیخت پر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ اور مولوی محمد علی صاحب اور سید احمد نور صاحب پر نالش کر دی اور صلح کی کوشش ناکام ہو گئی۔ اور یہ مقدمہ سردار غلام حیدر خاں کے اجلاس میں تھا چونکہ بلوہ ہوا تھا اس لئے پولیس کو اطلاع دی گئی تھی۔ پولیس نے اپنی تفتیش میں جرم ثابت پا کر سولہ آدمیوں کا چالان کر دیا اور یہ مقدمہ بھی سردار غلام حیدر خاں کے اجلاس میں تھا۔ قادیان کے آریوں نے انتہائی کوشش کی کہ احمدیوں کے خلاف یہ مقدمہ خطرناک صورت اختیار کر جائے لیکن اس کی بنا محض جھوٹ پر تھی۔ اس لئے پہلی ہی پیشی میں مقدمہ خارج ہو گیا۔ اور دوسرا مقدمہ جس میں پولیس نے چالان کیا تھا ملزموں پر فرد جرم لگائی گئی۔ آخر شہادت صفائی بھی گزر گئی۔ اور اب صرف آخری مرحلہ تھا یعنی ملزموں کو سزا کا حکم سنانا۔ اس مرحلہ پر ملزمین لالہ شرمپت صاحب، اور لالہ ملاوامل صاحب اور بعض دوسرے لوگوں کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑی معذرت کی اور یہ بھی کہا کہ آپ کے بزرگ بھی ہم سے اچھا سلوک کرتے آئے ہیں اور یہ بھی کہا کہ آئندہ ہم لوگوں سے ایسی حرکت سرزد نہ ہوگی۔ حضور نے ان کی عرض داشت سن کر معاف فرما دیا اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو بلا کر فرمایا کہ وہ حضور کی جانب سے سردار عبدالحمید خاں کی عدالت میں جا کر کہہ دیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ اور ہم نے مقدمہ چھوڑ دیا ہے۔ عرفانی صاحب نے عرض کیا کہ حضور! یہ مقدمہ پولیس نے چالان کیا ہے اس میں سرکار مدعی ہے۔ سولہ ملزموں کا رہا ہو جانا پولیس کبھی پسند نہیں کرے گی اور ہمارے اختیار سے باہر ہے کہ ہم یہ مقدمہ بطور راضی نامہ ختم کر دیں کیونکہ ہم مدعی نہیں۔ پھر مقدمہ ایسے مرحلہ پر ہے کہ صرف حکم سنانا باقی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ:-

"ہمارے اختیار میں جو کچھ ہے وہ کر لینا چاہئے۔ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ میری طرف سے جا کر کہہ دیا جائے کہ انہوں نے معاف کر دیا۔ ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں۔ ہم نے چھوڑ دیا ہے اگر عدالت منظور نہ کرے تو اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے فوراً چلے جاؤ"

دوسرے دن تاریخ تھی۔ حضرت عرفانی صاحب نے عدالت میں جا کر حضور کا فیصلہ سنا دیا۔ وہی تاریخ حکم سنانے کے لئے مقرر تھی۔ پولیس کو جو قدرتی طور پر افسوس ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے۔ مجسٹریٹ نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے؟ آپ کو کیا اختیار ہے۔ سرکار مدعی ہے۔ حضرت عرفانی صاحب نے عرض کیا کچھ بھی ہو حضرت صاحب نے معاف کر دیا ہے۔ آپ کا جو اختیار ہے آپ کریں۔ ہم کو یہی حکم ہے۔ اور وہ آپ تک پہنچا دیا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ جب حضرت صاحب نے معاف فرما دیا ہے تو میں بھی معاف ہی کرتا ہوں۔ اور مجسٹریٹ نے ملزموں کو مخاطب کر کے کہا کہ ایسا مہربان انسان کم دیکھا گیا ہے جو دشمنوں کو اس وقت بھی معاف کر دے جب کہ وہ اپنی سزا بھگتنے والے ہوں۔ اور بہت ملامت کی کہ ایسی بزرگ ہستی کی جماعت کو تم تکلیف دیتے ہو۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ اب تم سب سزا پاتے مگر یہ مرزا صاحب کا رحم ہے کہ تم کو جیل خانہ سے بچا دیا۔

دُعاء

میرے دوستو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ ملک میں بڑی سخت طاعون پڑے گی۔ اور اگر دنیا کے لوگوں نے گناہوں اور بداخلاقیوں سے توبہ نہ کی تو بڑا عذاب آئے گا۔ اور بڑی تباہی ہوگی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس وحی میں یہ بھی بتایا کہ

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار

یعنی جو لوگ تیرے گھر کی چار دیواری میں بسیرا کریں گے آپ کے ساتھ وہ بھی اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اور اس کے علاوہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچی پیروی کرے گا وہ بھی محفوظ رہے گا اگرچہ وہ ملک کے کسی حصہ میں مقیم ہو۔ طاعون پھیلی اور بڑے ہی خطرناک انداز میں پھیلی۔ گھروں کے گھر خالی ہونے لگے لیکن دارالمسیح عظیم الشان معجزہ کے طور پر محفوظ رہا۔ میری غرض پیشگوئی بیان کرنا نہیں ہے بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطہر قلب میں مخلوق خدا کے لئے کس قدر ہمدردی پائی جاتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو حضورؑ کے ہی مکان کے ایک حصہ میں قیام رکھتے تھے آپ کا بیان ہے کہ ان سخت طاعون کے دنوں میں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیحدگی میں نہایت رقت سے ایک دعا کر رہے تھے اور قریب ہونے کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب نے بھی سن لیا اور محو حیرت ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"اس دعا میں آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپؑ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ و زاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بیقرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا"

میرے دوستو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس دعا میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ طاعون سے ہلاک ہونے والے ہندو بھی تھے اور عیسائی بھی۔ سکھ بھی تھے اور مسلمان بھی اور وہ لوگ بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دشمنی اور عداوت رکھتے تھے۔ اور حضورؑ کے لئے طاعون کی موت کی پیشگوئیاں شائع کر رہے تھے۔ پھر وہ خود ہی طاعون سے ہلاک ہو گئے۔

بہرحال حضورؑ نے طاعون سے نجات پانے کے لئے ہر دوست و دشمن کے لئے دعا کی۔ اور کس درد ابتہال اور سوز سے یہ دعائیں کیں کہ اس حالت کو دیکھ کر انسان کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر ہندو۔ عیسائی۔ سکھ اور مسلمان سے سچی ہمدردی اور محبت تھی۔ اور حضور کی پاکیزہ سیرت اس پر گواہ ہے۔ اور حضور نے اپنی جماعت کو بھی اسی پاکیزہ اسوہ کو اپنانے کا پابند ٹھہرایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے سے قبل دس شرائط بیعت شائع فرمائیں۔ جب تک ایک شخص ان شرائط کو تسلیم نہ کرے اور ان شرائط کو اپنے عمل سے پورا کرنے کا عہد نہ کرے اس وقت تک وہ جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا ان شرائط میں سے دو شرطیں بالخصوص عام انسانی ہمدردی کی وضاحت کرتی ہیں یعنی شرط چہارم اس طرح ہے:-

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی

جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ نہ کسی اور طرح سے"

اسی طرح شرط نہم اس طرح ہے:۔

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ انہی اصولوں کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہے۔ اور جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے وہ حتی الوسع اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بلا امتیاز مذہب و فرقہ سب کو فائدہ پہنچانے کی فکر میں رہتی ہے۔ اور وہ احمدی صحیح معنی میں احمدی نہیں ہو سکتا جس کا دل ایک مصیبت زدہ کو دیکھ کر پگھل نہ جائے کیونکہ یہ چیز ہمارے بنیادی اصولوں میں داخل ہے۔

۱۹۴۷ء میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کو مجبوراً قادیان کی مقدس بستی چھوڑ کر پاکستان جانا پڑا۔ اس وقت کے پاکستان کے ہندو سکھوں پر بھی وہی قیامت ٹوٹ رہی تھی جو قیامت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر ٹوٹی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس نے پاکستان جا کر یہ اعلان فرمایا کہ کوئی احمدی نہتے اور بے بس ہندوؤں سکھوں کی جان مال اور عزت پر حملہ نہ کرے کیونکہ یہ امید تو کسی احمدی سے کی ہی نہیں جا سکتی تھی بلکہ یہ حکم دیا کہ پاکستان کے ہندوؤں اور سکھوں کی جان مال اور عزت کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چنانچہ ان نازک ایام میں جبکہ دونوں طرف جذبات بہت مجروح تھے احمدیوں نے اپنی جانوں کی بازی لگا دی اور ہندوؤں اور سکھوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں بارڈر تک پہنچایا جس کی سینکڑوں شریف ہندو سکھ آج تک کر رہے ہیں۔

بھارت میں جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کا اپنے عمل سے ثبوت دینے کی پابند ہے۔ جس کا اعتراف غیر مسلم دوستوں کو بھی ہے چنانچہ اخبار سٹیٹسمین کے نمائندہ مسٹر ایچ آر دہرہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں کہ

"قادیان میں ۳۱۳ مومنین باوجود سرکاری افسران کی ابتدائی مخالفت اور غیر مسلم پناہ گزینوں کی عداوت کے قادیان میں قائم رہے اس کی وجہ اپنی جماعت کے اصولوں میں ان کا غیر متزلزل ایمان۔ حکومت وقت کے ساتھ وفاداری اور تمام مذاہب کے ساتھ ان کی رواداری کی تعلیم ہے۔

احمدیہ جماعت کے افراد کا یہ عقیدہ ہے کہ جملہ مذاہب سے یکساں سلوک کیا جائے۔ اسی اصول کی بنا پر وہ قادیان کے ہندو اور سکھ یتیموں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی جبکہ جماعت کی مالی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے ان یتیموں کی ایک تعداد اپنے وظائف حسب معمول احمدیہ جماعت سے حاصل کر رہی ہے"

میرے دوستو! اگر آج ہمارے مذہبی لیڈر اس سیرت کو اختیار کر لیں اور اپنی تقریروں کے ذریعہ اپنے ہم مذہبوں میں پھیلائیں کہ انسان کو انسان سے سچی محبت اور ہمدردی کرنی چاہیئے۔ چاہے اس کا کوئی مذہب اور عقیدہ ہو۔ دشمنی صرف جھوٹ۔ شرک۔ ظلم اور بداخلاقیوں سے ہونی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص جھوٹ، ظلم اور شرک کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ بھی کرے تو اس کا مقابلہ سچائی، دیانت اور انصاف کے اعلیٰ انسانی اخلاق کی حدود کے اندر ہونا چاہیئے اور یہ کہ دشمن پر فتح پاتے ہی انسانی ہمدردی کے اصول کے مطابق دشمن کو حتی الوسع معاف کر دینا چاہیئے۔ اور خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے عام خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر آج ہندوؤں، عیسائیوں سکھوں اور مسلمانوں کے مذہبی لیڈر یہ پرچار شروع کر دیں اور اس پرچار کا اثر بھی مخلوق خدا پر ہو جائے جبکہ ہر مذہب کی حقیقی روح یہی پاکیزہ سیرت ہے تو آج گھر کی چار دیواری سے لے کر حکومت کے ایوانوں تک ہمارے سب مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہماری روحانیت بھی بلند ہو سکتی ہے اور یہ کہنا چاہیئے کہ زمین سے لے کر آسمان تک ہمارے جملہ روحانی مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔

میرے دوستو! ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو محمد رسول اللہ کے بروز کامل ہیں اور دورِ حاضرہ کی روحانی ڈکٹیٹرشپ اللہ تعالےٰ نے حضور کے ہاتھ میں دی ہے آپ کی مقدس سیرت کو اختیار کر کے ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور اس مقدس سیرت کو ایک مقدس جماعت حضور کی پیروی میں اپنے عمل سے قائم کر رہی ہے۔ اور زمین کے کناروں تک مالی اور جانی قربانیاں پیش کر کے (ایسی قربانیاں جن کی نظیر آج کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی) دنیا کے کونے کونے میں اس سیرت کو اختیار کرنے کی دعوت بھی دے رہی ہے۔ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ بالآخر دنیا اس مقدس سیرت کو اختیار کرے گی اس سے بڑھ کر ہمارا یہ بھی ایمان ہے

ہے کہ اگر دنیا کے لوگ اس سیرت کو اختیار کرنے سے پہلو تہی کریں گے تو خدا کے فرشتے دنیا والوں کو مجبور کر دیں گے کہ وہ اس سیرت کو اختیار کریں۔ تب دنیا میں امن اور شانتی کی ہوائیں چلیں گی اس سے پہلے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے علم پا کر فرماتے ہیں:۔

"وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں غایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا .... اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

مختلف جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹوں کا خلاصہ

لجنہ اماء اللہ شموگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ لجنہ اماء اللہ شموگہ کے زیرِ اہتمام ۲۲ر فروری کو مکرم میر عبد الجلیل صاحب مرحوم کے مکان پر یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی نظم سے ہوا۔ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے اخبار بدر سے حضرت مصلح موعودؓ کے دو مکتوب گرامی پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ خاکسار نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے موضوع پر، عزیزہ فضل النساء بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئیاں کے عنوان پر اور محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ نے "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے موضوع پر اور محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے عنوان پر تقریریں کیں۔ تقاریر کے دوران محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ شمس النساء صاحبہ۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ بتول النساء صاحبہ اور خاکسار نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار زرشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ

جماعت احمدیہ گرڑا پلی

یہاں یکم مارچ کو یوم مصلح موعود منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شیخ عبد الشکور صاحب اور مکرم محمد صدیق صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن مع اڑیہ ترجمہ سنایا دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محسن خاں۔ مبلغ گرڑا پلی

جماعت احمدیہ ابراہیم پور بنگال

بتاریخ ۲۲ بجے خاکسار کی صدارت میں یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم جلال الدین صاحب نے سوانح حضرت المصلح الموعودؓ پر مشتمل بنگالی زبان میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضورؓ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں

دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

جماعت احمدیہ انبیٹھہ (یوپی)

مورخہ ۲۰ر تبلیغ (فروری) یہاں یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا! مکرم سلیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم اقبال احمد خاں صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا اور پیشگوئی کی بعض علامات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ علامات کس طور پر حضورؓ کے وجودِ مسعود میں احسن طور پر جلوہ گر ہوئیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ انبیٹھہ۔ یوپی

جماعت احمدیہ بنگلور

حسب اعلان جلسہ یوم مصلح موعود ۲۲ کو ۲ بجے بمقام "دار الفضل" زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب نے کی۔ کلام محمود سے ایک نظم مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد امام صاحب نے مصلح موعودؓ کے موضوع پر۔ دوسری تقریر مکرم بی ایم نثار احمد صاحب، تیسری تقریر مکرم ماسٹر سید عبد الحفیظ صاحب نے "حضرت مصلح موعود اور ہم" کے موضوع پر اور چوتھی تقریر خاکسار نے "اولوالعزم مصلح موعود" کے عنوان پر کی۔ آخری تقریر صاحب صدر نے کی آپ نے دلچسپ پیرایہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان مرتبہ و مقام پر روشنی ڈالی۔ بعد اجتماعی دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار محمد اسد اللہ سیکرٹری تبلیغ بنگلور

جماعت احمدیہ ترکہ پورہ

یہاں ۱۵ر تبلیغ کو زیر صدارت مکرم حکیم عبد العزیز صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم عبد العزیز صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور پیشگوئی کے پس منظر اور حضورؓ کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔ دوسری بقیہ

بقیہ: تقریر مکرم حکیم حبیب اللہ صاحب نے "سیرت مصلح موعود" کے عنوان پر دلچسپ انداز میں کی۔ خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب نے "ضرورت خلافت" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد عبد اللہ فرخ مبلغ بانڈی پورہ کشمیر

درویش فنڈ

تمہارے دم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی

(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا)

ہر احمدی کے دل کی وہی کیفیت ہے جس کا نقشہ سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنے متذکرہ بالا کلام میں پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام درویش فنڈ پر جس طرح احباب جماعت نے محبت بھرے انداز میں لبیک کہا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ چند ماہ میں ہی کئی ہزار کے وعدوں کے ساتھ چالیس ہزار روپیہ نقد وصول ہو چکا ہے۔ جن مخلصین نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا ہے اس کی جو دوسری لسٹ بغرضِ دعا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے وہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے اِن بھائیوں کو بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کا موقع دے۔ اور ان کے اموال میں برکت ڈالے امید ہے دوست اپنے حلقہ احباب میں اس فنڈ کے لئے پُرزور تحریک کر کے ممنون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام	جماعت	نام	جماعت
بشیر احمد صاحب	پال پولم	بشیر احمد صاحب	بنگلور
سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت سید کریم بخش صاحب	کلکتہ	اختر بیگم صاحبہ	״
مرزا منور احمد صاحب منجانب مکرم		نثار احمد صاحب	״
مرزا برکت علی صاحب	قادیان	بی۔ ایم خلیل احمد صاحب	״
مرزا منور احمد صاحب منجانب استانی		بشیر احمد صاحب برائے بی ایم داؤد احمد صاحب	״
امۃ المنان بیگم صاحبہ	״	محمد امام صاحب	״
״ ״ منجانب بشیر خاتون صاحبہ	״	محمود احمد صاحب	״
قریشی محمد عقیل صاحب	شاہجہانپور	سید اقبال احمد صاحب پاشا	״
״ محمد فاروق صاحب	״	سید عبد الحفیظ صاحب	״
حبیب احمد صاحب قریشی	״	محمد یوسف صاحب احمدی	״
محمد صادق صاحب قریشی	״	محمد عبد الرحیم صاحب	״
قریشی مسعود احمد صاحب	״	محمد اسلم حسن صاحب	״
کلیم الدین صاحب	״	محمد عبید اللہ صاحب قریشی	״
حبیب اللہ خان صاحب	کانپور	بابو خان صاحب	ہبلی
مسعود عالم صاحب بی۔ ڈی۔ او	بلہر (بہار)	ایچ ایم منڈاسگر صاحب	״
سلامت اللہ خان صاحب	کیرنگ	افضل خان صاحب لودھی	״
اطہر الحق صاحب	بیلاری پد اڑیسہ	سیٹھ محمد ادریس صاحب	یادگیر
ناصرہ اطہر صاحبہ	״	ایم۔ سی محمد صاحب	کوڈیا تھور
سید جہانگیر احمد صاحب کاچیگوڑہ	حیدرآباد	ایم۔ اے محمد صاحب	״
محمود احمد صاحب ابن غلام قادر صاحب شرق	سکندرآباد	کے۔ ٹی حسین صاحب	״
سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین	״	ایم عبد القادر صاحب	کوٹار
״ یوسف احمد الہ دین صاحب	״	وی۔ ایم عبد الرحمن صاحب	״
مہر دین صاحب	״	ماسٹر رحمت اللہ صاحب	بھدرواہ
محمد حنیف صاحب	״	ملک عبد الرحمن صاحب	״
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب	״	خواجہ محمد صدیق صاحب فانی	״
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ فاضل الہ دین صاحب	״	ناصر احمد خان صاحب	چک ایمرچھ
اقبال احمد صاحب	״	محمود احمد صاحب قریشی	״
صدیقہ الہ دین بنت علی محمد الہ دین صاحب	״	عبد الحنیف صاحب	״
عطاء الرحمن صاحب	״	زینب النساء بیگم صاحبہ	״
بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب	بنگلور	امیر اللہ خان صاحب ایم ایل سی	״
		عبد الحمید صاحب لون	״
		نصیر احمد صاحب لونہ منگ	״

(باقی)

وعدہ جات چندہ تحریک جدید اور اُن کی ادائیگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ ر ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۰ ر مئی ۱۹۶۸ء میں فرمایا:۔

"مخلص۔ فدائی۔ قربانی دینے والے دوسروں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔ جو کمزور ہیں انہیں دیکھنا چاہیئے کہ قربانیاں دینے والوں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کس طرح برکت ڈالتا ہے۔ اور اپنی رحمتوں سے انہیں کس طرح نوازتا ہے۔ اور اس نمونہ کو دیکھ کر ان کی غیرت کو جوش میں آنا چاہیئے کہ ان سے پیچھے نہیں رہنا بلکہ اُن سے آگے بڑھنا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو اُن سے زیادہ حاصل کرنا ہے۔ آپس میں زمین کی خرید و فروخت میں تم لوگ مقابلہ کرتے ہو۔ اور بعض دفعہ ناجائز حد تک مقابلہ پہنچ جاتا ہے تو وہ جائز مقابلے جن کی کوئی حدود نہیں ان میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے گذشتہ سال سے بھارت میں معاونینِ خاص تحریک جدید کی اسکیم جاری کی گئی ہے جس میں شامل ہونے والے مخلص کو کم از کم مبلغ ۵۰۰/- رُوپے چندہ تحریک جدید سالانہ ادا کرنا ہے۔ حضور کی اس تحریک پر مختلف جماعتوں سے کئی افراد میں لبیک کہتے ہوئے اپنے پہلے وعدہ جات پر گراں قدر اضافے کرکے اپنے وعدہ کی کم از کم مقدار ۵۰۰/- روپے یا حسب توفیق زیادہ سے زیادہ کر دی ہے اور اللہ تعالےٰ ان پر بڑے فضل کر رہا ہے۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتوں میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو اپنے وعدہ جات میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو بار بار پڑھیں۔ اور اپنے وعدوں میں حسب توفیق اضافہ کر کے اللہ تعالےٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جناب ڈاکٹر شنکر داس مہرہ (بقیہ صفحہ ۸)

ہوا۔ ہندوستانیوں نے اس بات کا احساس نہیں کیا کہ احمدیہ جماعت کو اپنانے سے وہ سیاسی اعتبار سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو متحد کرنے کا باعث ہوں گے۔ اور اس طرح مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ میں متفرق سیاسی حالات کے باوجود ایک متحدہ قومیت وجود میں آجائیگی۔ اور اس سے امنِ عالم کے لئے ایک موثر اقدام کرنے کے سامان پیدا ہوں گے۔ میں احمدیہ تحریک کو کئی ایک وجوہات کی بنا پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

مجھے یہ تمام تحریک سودیشی نظر آتی ہے۔ اس اعلیٰ تحریک کے بانی ایک ہندوستانی تھے اور قادیان بھی جو احمدیوں کا ایک مقدس مرکز ہے ہندوستان میں ہے۔ مسلمانوں میں احمدیت کے پھیلنے سے ہندوستان کو مضبوطی حاصل ہو گی۔ میں نے ہمیشہ احمدیوں کو شریف، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور تعمیری نقطۂ نگاہ رکھنے والے پایا ہے۔ اور یہ ایسی خصوصیات ہیں جو صرف انہی میں پائی جاتی ہیں۔"

غرض جناب ڈاکٹر صاحب موصوف انسانیت اور حق و صداقت کے پرستار بزرگ تھے۔ ہمیں ان کی وفات کا افسوس ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے اور خیر و برکت سے وافر حصہ دے۔

رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعودؑ قادیان (بقیہ صفحہ اوّل)

کا مقام عطا فرمایا۔ اور آپ کو اپنے آقا و مطاع کے دین کی تجدید و احیاء کی بے نظیر توفیق عطا فرمائی۔

اِس تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے بعنوان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خطاب اپنی جماعت سے

کے عنوان پر حضور علیہ السلام کی مختلف تحریرات سے جستہ جستہ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب پونے بارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

جناب ڈاکٹر شنکر داس مہرہ

ایک اور انسانیت اور حق و صداقت کا پرستار چل بسا

اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا کہ جناب ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ بی.ایس.سی ایم.بی.بی.ایس ۱۶ مارچ کو دل کے عارضہ سے وفات پاگئے ہیں. ڈاکٹر صاحب موصوف تقسیم ملک کے وقت ۱۹۴۷ء میں لاہور سے ترکِ وطن کر کے دہلی میں آکر آباد ہوگئے تھے. بچوں کی امراض کے خاص ماہر تھے. جناب ڈاکٹر صاحب موصوف دل کی گہرائیوں سے انسانیت اور حق و صداقت کا احترام کرنے والی شخصیت کے مالک تھے. اور برائی کے خلاف اور انسانیت و صداقت کی تائید اور اس کے پرچار میں آواز بلند کرنے کے لحاظ سے ایک نڈر انسان تھے.

تقسیم ملک کے بعد جناب ڈاکٹر صاحب موصوف ایک بار قادیان بھی آئے تھے اور مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی.اے راجیکی ناظر امور عامہ جو اب وفات پاچکے ہیں. ان سے اور جماعت کے بزرگوں سے مل کر بہت خوش ہوئے. انہوں نے قریب سے جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا. اور واپس جاکر اخبار سٹیٹسمین دہلی مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی پاک تعلیمات کے متعلق ذیل کے تاثرات کی اشاعت فرمائی:-

"قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا. اس نے اپنے گرد و پیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا. یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں میں بھی منعکس ہیں. احمدیہ جماعت کا نقطۂ نظر تعمیری ہے اس کا رویہ پابندِ قانون ہے. یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے جرم سے پاک ثابت ہوتی ہے. گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات (فسادات ۱۹۴۷ء) میں بھی احمدیوں نے اپنے ہاتھ (قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے) صاف رکھے.

یہ سب کچھ ان کے روحانی پیشوا کی عمدہ تعلیم کے بغیر وقوع میں نہیں آسکتا. قادیان کے موجودہ خلیفہ (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد (صاحب) محبت و حلاوت کا مجسمہ ہیں.

بہت کم شخصیتوں نے اہل اسلام پر ایسا اثر ڈالا ہے جیسا (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے. آپ کی عظمت کا اندازہ آپ کی شخصیت عقیدہ اور تعلیم کے خلاف پراپیگنڈا کی شدت سے کیا جاسکتا ہے. کیونکہ پرانے عقائد کے مسلمانوں کو اس بات کا ڈر تھا کہ ان کے ہمخیال (احمدیت میں داخل ہوکر) کم ہوتے جائیں گے حکومت ہند کو چاہیئے کہ امن اور انسانیت کے مفاد کے پیشِ نظر اس خالص ملکی اور ہندوستانی جماعت کو نظر انداز نہ کرے. کیونکہ مناسب وقت میں احمدیہ جماعت ہمارے ملک کے تعلقات اسلامی دنیا سے مضبوط کرنے اور ہندوستان کو عظمت اور بڑائی حاصل کرانے میں ایک اہم پارٹ ادا کرے گی."

جناب ڈاکٹر صاحب موصوف بہت محبت سے جماعت احمدیہ کے دوستوں کو ملتے اور خط و کتابت میں عقیدت کا اظہار فرمایا کرتے تھے. انہوں نے اپنے ایک خط مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۹ء میں مکرم ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کو لکھا:-

"نسل انسانی کی یہ بدقسمتی ہے کہ جب بھی کوئی تحریک اس کی ترقی اور بہبودی کے لئے قائم ہوئی اس سے اس کی مخالفت کی. یہی حال تحریک احمدیت کا برصغیر ہندوستان میں

(باقی ملاحظہ فرمائیں ... پر)

درخواست ہائے دعا

(۱)۔۔۔ خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ پیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہیں. بوجہ کمزوری حالت تشویشناک ہے. خاکسار کا لڑکا عزیزم جاوید سلمہ انجینیئرنگ کے پہلے سال کا اور بھتیجہ عزیز ناصر احمد سلمہ ہائر سیکنڈری کا امتحان دے رہا ہے. بھاوجہ صاحبہ کی کامل شفایابی اور ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے! خاکسار سید حمید الدین احمد. جمشید پور.

(۲)۔۔۔ خاکسار اور میرے ایک عزیز دوست فصیح الدین صاحب (مراٹھی) اور (P.U.C.) کے امتحان میں ۳۰ مارچ سے شریک ہو رہے ہیں جملہ احباب کی خدمت میں نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے. خاکسار عبد الحفیظ قریشی اودھسیر تھاپوری. اورنگ آباد (دکن)

(۳)۔۔۔ خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے. نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے. خاکسار محمد سلیم زاہد یاڑی پورہ (کشمیر)

(۴)۔۔۔ عاجز کی اہلیہ صاحبہ سیدہ ناصرہ خاتون صاحبہ ٹاٹا ہسپتال میں داخل ہیں. ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ ایک مرتبہ پھر پیٹ کا اپریشن کیا جائے جس کی وجہ سے تشویش ہے. احباب جماعت. صحابہ کرام اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے. خاکسار سید احتشام الدین احمد کٹکی حال مقیم جمشید پور.

(۵)۔۔۔ میری اہلیہ ۱۷ رمضان شریف سے بعارضہ بخار اور ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث علیل ہیں. باوجود علاج کے ہنوز کوئی افاقہ نہیں ہو سکا. بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام سے مریضہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے. خاکسار محمد سلیمان امیر جماعت احمدیہ جمشید پور.

(۶)۔۔۔ خاکسار کا نوزائیدہ بچہ یوم پیدائش سے بیمار ہے. کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے. خاکسار محمد سعید کٹک.

(۷)۔۔۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ تقریباً دو ہفتوں سے ہسپتال میں داخل ہیں. کامل و عاجل شفایابی کے لئے جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے.

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان.

اعلانِ نکاح

مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر نے مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد القیوم صاحب ساکن یادگیر کے نکاح کا اعلان مکرم نعیم الدین صاحب قوم پٹھان ولد مکرم محی الدین صاحب ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ ۲۵۰/- روپے حق مہر پر فرمایا. جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں.

ناظر امور عامہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں. اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں.

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- { "AUTOCENTRE" } فون نمبرز { 23—1652 23—5222 }

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام؛ دفاع. پولیس. ریلوے. فائر سروسز. ہیوی انجینئرنگ. کیمیکل انڈسٹریز. مائنز. ڈیریز. ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری : ۱۰- پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۴۴-۳۲۷۲

★ شو روم : ۲/۱ ۱۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۴-۰۴۰۱

★ تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ GLOBE EXPORT